سوال

کیا مسلمان شخص کےلیے کسی صوفی عورت سے شادی کرنا جائز ہے، اوراگر کوئی شخص صوفی عورت سے شادی کرلے اوراسے شادی کے بعد علم ہوکہ عورت توصوفی عقیدہ رکھتی ہے اس حالت میں شرعی حکم کیا ہوگا ؟

جواب

الحمدللہ

اول :

صوفیوں کے کئی ایک طرق ہیں، اور مختلف مذاہب و مسالک ہیں، اوران میں اکثر طریقے منحرف اوربدعتی ہیں، اوراس میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کربدعت اورانحراف پایا جاتا ہے، کچھ تولیسے غالی ہیں جن کا غلواللہ کے ساتھ شرک کی حدتک پہنچ جاتا ہے، مثلافوت شدگان کوپکارنا اوران سے مدد طلب کرنا، اور تنگی و مشکل اور مصیبت کی حالت میں ان پراعتماد کرنااوران کے سامنے عاجزی وانکساری کرنا

اوراس میں کچھ لیسے بھی ہیں جوذکروعبادت میں عمل بدعات کثرت سے کرتے ہیں،

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

"اس وقت جسے تصوف کانام دیا جاتا ہے وہ غالب طورشرکیہ بدعات پر عمل کرنے کانام ہے، اوراس کے ساتھ اس میں اوردوسری بدعات بھی پائی جاتی ہیں، مثلا بعض افراد کا یہ کہنا : مددیاسید، اورانہیں قطب وغوث سمجھ کرپکارنا اوراجتماعی ذکرکرنا، جس میں لیسے نام کے ساتھ ذکرکیا جاتا ہے جواللہ کے اسماء میں شامل نہیں مثلا : ھوھو، اورآہ آہ اوراگرکوئی ان لوگوں کی کتابیں پڑھے توانہیں ان کی اکثر شرکیہ بدعات کا علم ہوگا، اوراس کے علاوہ دوسری منکرات کا بھی علم ہوجائیگا " انتہی

دوم :

کسی صوفی عورت سے شادی کرنے کے حکم میں تفصیل ہے :

1 اگرتووہ صوفی عورت شرکیہ اعتقادرکھتی ہے یا شرکیہ عمل کرتی ہے مثلااولیاء وانبیاء کے متعلق علم غیب کا عقیدہ رکھنا، اوران کا اس جہان میں تصرف کرنے کا عقیدہ رکھتی ہویا وہ حلول اوروحدۃ الوجود کا عقیدہ رکھتی ہو، یا غیراللہ کی عبادت کرتی ہو مثلا کسی دوسرے کےلیے نذرونیازاورکسی دوسرے سے استغاثہ کرنا اورذبح کرنا، اگرعورت ایسا عقیدہ رکھتی ہو تواس سے شادی کرنی جائزنہیں؛ کیونکہ یہ شرک اکبر کی مرتکب ہے اللہ اس سے محفوظ رکھے

2 اوراگروہ شرک کاارتکاب نہیں کرتی لیکن کچھ بدعات کی مرتکب ہوتی ہے مثلا عید میلادالنبی یا مختلف اشکال میں ایجادکردہ ذکرکرنا، اوراذکارمیں معین تعداد کاالتزام کرنا جس کی کوئی دلیل اوراصل نہیں، اورمعین کیفیات سے ذکرکرنا جوشریعت اسلامیہ میں ثابت نہیں، توبہتر اورپھیا یہی ہے کہ اس طرح کی عورت سے شادی نہ کی جائے؛ کیونکہ بدعات عظیم خطرناک چیز ہے، اوران کا نقصان اورضرربہت بڑا ہے، اوریہ بدعت ابلیس کو معصیت ونافرمانی سے زیادہ پسند ہے

کیونکہ معصیت ونافرمانی سے توبہ ہوسکتی ہے لیکن بدعت سے نہیں، کیونکہ بدعت کاارتکاب کرنے والااسے دین سمجھتا ہے اوراللہ کے قرب کا باعث سمجھتا ہے تووہ کس طرح

اس کو چھوڑ سکتا ہے

اور یہ بھی کہ : بدعتی عورت سے شادی کرنے میں اپنی اولاد اور سارے خاندان کے لیے بھی خطرہ کا باعث ہے، خاص کر جب عورت زبان سے دوسروں کو قائل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو اور اخلاق کی مالکہ ہو تو وہ اس سے دوسروں کو دھوکہ میں ڈال سکتی ہے

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" بدعتیوں سے نکاح مت کرو، اور نہ ہی ان کو اپنی عورتوں کے نکاح دو، اور نہ ہی ان پر سلام کرو.... "

دیکھیں : المدونۃ (84/1).

سوم :

اگر شادی سے قبل معلوم نہ ہوسکے کہ عورت صوفی مذہب رکھتی ہے بلکہ شادی کے بعض انکشاف ہو اور اگر وہ پہلی قسم میں شامل ہوتی ہو جس میں قولی یا عملی یا اعتقادی شرک پایا جاتا ہو، تو وہ اسے دعوت دے اور اس کو وعظ و نصیحت کرے اور اس کے سامنے اس کا شرک ہونا بیان کرے اگر وہ سیدھی راہ پر آجائے اور اپنے سارے شرک کو ترک کر دے تو الحمد للہ، وگرنہ وہ اس سے علیدگی اختیار کر لے یہ اس پر واجب و فرض ہے؛ کیونکہ مشرک عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کے ساتھ رہنا

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور تم مشرک عورتوں سے نکاح مت کرو حتی کہ وہ ایمان لے آئیں الممتحنۃ (221).

اور اگر عورت دوسری قسم میں شامل ہوتی ہو جس میں عورت عملی بدعات کا مرتکب ہوتی ہو جو کفر کی حد تک نہیں پہنچتے؛ تو اس کی ہر حالت کو اس کے مطابق دیکھا جائیگا؛ عورت اپنی بدعات پر کتنا سختی سے عمل کرتی ہے یا سختی سے عمل نہیں کرتی، اور اس بدعت کے گھر اور اولاد پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں

پھر یہ بھی دیکھا جائیگا کہ اسے طلاق دینے کے نتیجہ میں کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؛ تو اس کی حالت کے مطابق اس میں شرعی مصلحت کو غالب رکھا جائیگا، اور فساد و خرابیوں کو دور کیا جائیگا یا اسے حسب الامکان اسے کم کرنے کی کوشش کی جائے

اللہ سبحانہ و تعالی سب کو اپنی پسند اور محبت کرنے والے عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.